# منشور محمدی

164

منشور یسوعیان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مُہر آمد منشور محمدؐ | توریت بلا تورپہ انجیل بہ تبجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر | مطبوعہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۲۷۹ ہجری روز یکشنبہ | جلد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ | مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ


## مُتفرّقہ

احسان ہی خدائی و جہان کا
ہی اک یہ صحیفہ کرامت
شمس الاخبار لکھنؤ سے
بے اصل ہین یہ بہار ہین سب
وہ شمس ہی جنکا نام اون کا
منشور جب ہی نور افزا
کیا کہتی ہین اب جناب مسمور
انجیل کی بابتین ہین اسمین
اسناد صحف کی اسمین آیتین
ایراد سبب کی ہی یہ مقصود
اللہ کی الوہیت کا چرچا
عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہہ کر
حضرت کو ہماری جاین برحق

منشور محمدی ہے نکلا +
درج اسمین ہی ہر طرح ہدایت
کچھ کہلتے ہین مذہبی سکوفے
وہی راہ خدا کی خار ہین سب
مسمور ہی پادری والا
اُس شمس کو بس زوال ہوگا
چلتا ہی کہین بہی مور کا زور
توریت کی آیتین ہین اسمین
بروجہ صحیح مین نے لائین
عیسیٰ کی خدائی ہو دی نابود
ہو جای مسیحیون مین ہر جا
ہون باپ نہ جھوٹ کی برابر
سردار جہان شفیع مطلق

ہی فارقلیط نام اون کا
ہین خاتم انبیا محمدؐ
یارب یہ تیرے چاہتا ہون
القصہ مسیحی بھائیون کی
جو کچھ کہ مری یہ گفتگو ہی
طغیانی سخن مین گر کہین ہو
ہر لفظ کو غور غور سمجھو
تاویل محض مین مت بہرو دم
من مانتے پہیر پہار کب تک
تم گو کہ بزعم خود ہو بھولے
انکار و گریز جانے دو آؤ
شفقت کرو بدظنی کو چھوڑو
منظور ہی اس سے خیر خواہی

توریت مین لکھکر کے آیا
مقبول کبریا محمدؐ
تاثیر قبول اسمین دیکھون
خدمت مین ہی التماس میری
وہ سب تو تمہاری رہبری ہی
فحوائی غلط ائی تو سمجھ لو +
سمجھو ہان یکبیک نہ اوجھو
وسعت تاویل مین ہی کیا کم
اسوضع کی گھر گہار کب تک
بھولے بھٹکے بھٹکے بھولے
اصرار ستیز جانے دو آؤ
الفت کرو دشمنی کو چھوڑو
توفیق رفیق ہو الٰہی +

مین بسا افراد ہین کہ باوصف امتی رہنے اپنے اپنے منصب
منزلت کے موافق لیاقت شفاعت کی رکھتے ہین - مثلاً علما
شہدا وغیرہما - لیکن شفاعت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی اصل ہے دوسری سب اسکی فرعین ع آنہا شعاعند
طوبیٰ ابنک + آنہا صوراند معنیٰ اینک + بھلا پادری صاحب
آپ نے جو ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو
فرضی کہا کس خیال سے - آیا عیسیٰ صاحب کو خاتم الانبیا بنانے
کی تصور سے یہہ تو بعید تر ہی ع زہی تصور باطل زہی
خیال محال + اور ایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام
مبارک انجیل مین ہونے کے انکل سے - چلو لو مبارک
پہلے اپنے عیسیٰ صاحب کا اسم شریف توریت تو کیا بلکہ
کل لولڈ تسٹمنٹ یعنی عہد عتیق مین کس جای ہے ٹٹول
کر تو نکالو اگر طاقت وامکان رکھتے ہو - ہان بیش ازین
نیست کہ عہد عتیق کی چند عبارتین بوسیلۂ تاویلات بعیدہ
وتسویلات باردہ عیسیٰ صاحب پر جا لیتے ہو - اسمین بہی
جتنی عبارت کا جاؤ بزور وزبردستی ممکن ہے لیکر مابقی کو
کہ جس مین لگاؤ نہین - چھوڑ دیتے ہو - حالانکہ سلسلۂ
لفظی ومعنوی غیر منقطع چلا جاتا ہی ان ہت کہنڈون
کا قیان خصوص اسمقام مین بالکل استیعاب ایک امر دشوار ہی
لہذا ہم بمقتضای مشتی نمونہ از خروارے - واندکی دلیل
بسیاری - کچہہ ایک بتلاتے ہین - ہر دعوے پر دلیل
لاتے ہین - ناظرین منصف آئین دوسری باتون کو
اسی پر قیاس وتخمین کر لینگے - اور حاد لفظ وحق گوئی دینگے

مسٹر جان السن ڈیڈی نے رسالہ گفتگو فی دین الاسلام
مین عیسیٰ صاحب پر بہت سی پیشین گوئیان جمائین ہین -
از انجملہ لکہا ہے کہ جب یعقوب مرنیکے قریب پر تھا - اسنے
اپنے بیٹے یہودا سے یون کہا کہ جریب یہودا سے اور شرع
بتانیوالا اسکے قدمون سے جدا نہوگا جب تک شیلوح آوے -
لوگ اسکے پاس جمع ہونگے - انتہے - مطلب یہہ ہی کہ نبوت
بنی اسرائیل سے شیلوح کے آنے تک منفک نہوگی - علامت
شیلوح کی لوگ اسکے پاس جمع آنا - مراد اس شیلوح سے عیسیٰ صاحب
ہین - حالانکہ عبارت ہذا کا پورا سلسلہ توریت کے سفر التکوین
کے ۴۹ باب ۱۰ فقرہ سے یون ہی ہی - یہودا سے ریاست کی
جریب جدی نہوگی اور نہ حاکم اسکی نسل سے جائیگا جبتک
شیلہ نہ آئے - اور قومین اسکی پاس جمع ہونگی - اسنے
اپنا گدہا تاک سے اور گدہی کا بچہ کرم سے باندہ کر اپنے کپڑے
شراب مین اور اپنی پوشاک انگور کے لہو مین دہوئیگا -
اسکی آنکہین شراب سے لعل ہونگی - اور اسکے دانت دودہ سے
سفید ہون گے - انتہے - اس مقام مین جان السن ڈیڈی
نے کمال جرأت اور بڑی بے دیانتی کی - موجب اسکا یہہ ہی
کہ مذکور علامتین جو پیشین گوئی ہذا مین مندرج ہین عیسیٰ
صاحب پر جانا غیر ممکن تھا - لہذا متروک کین - مگر ایک
علامت کہ لوگ اسکے پاس جمع ہونگے - اس مین بھی
داؤ - اصل مین تو قومین اسکے پاس جمع ہونگی لکہا ہی -
چونکہ عیسیٰ صاحب کی پاس بجز چند یونانیون وغیرہ کے لوگ
کا جمع آنا نہ ارد - لہذا قومون کا ترجمہ لوگ کرکے لکہدیا

بل بے تیرن خیانت - یہ پادری جان انسن دیزی مذکور
ہین کیونکہ انہون نے اپنے پیشوا اون کا طریقہ اختیار کیا ہی
اُنہی کے قدم پر قدم رکھا ہے - سب ایک طرف خود عیسیٰ
صاحب کا تماشا تو دیکھو جو انہون نے صحیفۂ ملاخیا نبی کی
ایک عبارت کو بذریعہ تحریف لفظی بطور پیشین گوئی - جمانے
کے لئے ایک کوشش بیفائدہ کی ہی - چنانچہ متی اپنی
گاسپل کے ۱۱ باب ۱۰ فقرے مین اور لوقا اپنی گاسپل
کے ۷ باب ۲۷ فقرہ مین لکھا ہے - کہ دیکھ مین اپنے رسول
کو تیرے آگے بھیجتا ہون - وہ تیری راہ تیرے آگے طیار
کریگا - انتہیٰ - حالانکہ عبارت ہذا مزبور صفحے کے ۳ باب
۱ فقرے مین باین طور لکھا ہی - دیکھو مین اپنے رسول کو
بھیجون گا وہ میرے آگے رستہ بنا ویگا - انتہیٰ - ناظرین
باتمکین ملاحظہ فرما سکتے ہین کہ عبارت مین کہان کہان
تحریف لفظی ہوئی ہے - اور کیا کیا توڑ جوڑ لگائی گئی ہے -
حق تعالیٰ ملاخیا نبی کی زبانی بنی اسرائیل کو پیام دیتا ہی
کہ مین میرے رسول کو بھیجونگا وہ رسول میرے روبرو
رستہ بنا ویگا - یعنی میرے حفظ و امن مین رہکر ہدایت پھیلائیگا
پس اس عبارت کو عیسیٰ صاحب نی باین حیثیت جمالیا
گویا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی - کہ ای عیسیٰ مین میرے رسول کو
یعنے یحییٰ نبی کو تیرے اول بھیجونگا - وہ تیری راہ تیرے
آگے طیار کریگا - یعنے لوگون مین تیری تشریف آوری کی
خوش خبری پھیلائیگا - افسوس ہمارا دل نہایت دردمند ہے
کہ خدا کی کتابین کس قدر تغیر و تبدل پذیر ہین - علاوہ ازین

خدا کے کلام مین کمی بیشی کرنی سخت مخالفت ہی - چنانچہ توریت
کے سفر الاستثنا ۴ باب ۲ فقرہ مین لکھا ہے - تم اس بات
مین جو مین تمھین کہتا ہون نہ کچھ زیادہ نہ کم کیجیو تاکہ تم یہوواہ
اپنے خدا کی حکمون کو جو مین نے تم تک پہنچائے حفظ کرو
انتہیٰ - اور مشاہدات کے ۲۲ باب ۱۸ - اور ۱۹ فقرہ کا
مضمون یہ ہی کہ جو کوئی شخص نبوت کی باتون مین کچھ زیادہ
کرے یا نکال ڈالے حقتعالیٰ اسپر بلا نازل کریگا - اور اسے
زندگی کی کتاب سے نکال ڈالیگا - انتہیٰ - جو لوگ اس امر
کے مرتکب بنے - اسکی پاداش مین مبتلائی رنج و بلا ہوے -
گہوسے کھائے تہو کائے - آخر سولی چڑہکر مرمٹے -
اب جو لوگ ہین وے بھی ایسے واقعون کے منتظر رہین -
افسوس ہمان از بسکہ افسوس ان لوگون نے آسمانی کتابون
کو کسقدر برہم مارا اور تحریف و تصحیف سے مملو کیا - اور وے
کتابین اپنی صراحت و اصالت پر باقی نہ رہین - کچھ کا کچھ
ہوگئین - تو پادری صاحب کو منہہ ہوا زبان دراز کی -
سو ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہہ بیٹھے کہ
انکی نبوت و رسالت فرضی ہے - ان ڈہکوسلون سے کیا
ہوسکتا ہی - نور الٰہی کبھی کہین بجھتا ہے - واللہ متم نورہ
ولو کرہ الکافرون ؎ چراغی را کہ ایزد برفروزد ؎
ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد ؎ چونکہ ہمکو لحاظ و شفقت نظر
ہی لہذا اس مرحلے سے درگذرتے ہین اور اصل مطلب کی
طرف پرداخت کرتے ہین - کتب آسمانی با اینہمہ تحریف
بتصحیفہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت

نمبر ۱

پر باین حیثیت گواہی دیتی ہین کہ ہر ایک منصف مزاج و سلیم الطبع کی عقل مین بخوبی سما رہے - پھر کسیطرح کا شک و شبہ نگذرے سبحان اللہ یہ بھی ایک کیا ہی اعجاز مصطفوی ہے علیہ الصلواۃ والسلام - بالفعل دو بشارتہای مزبورہ بالا کہ جنکو پادری صاحبون نی عیسیٰ صاحب پر جمانے کے لئے باد سنجیان کر رہے ہین حقیقت مین ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ستودہ صفات سے علاقہ رکھتی ہین یہود بیان ہوتی ہین - جسوقت یعقوب نبی علیہ السلام کا وقت رحلت پہنچا - اپنے فرزندون کو فراہم کر حق تعالیٰ کی جانب سے پیشین گوئیان شروع کین - از انجملہ کہا کہ یہودا سے ریاست کی جریب جدی نہو گی اور نہ حاکم یعنی نافذ احکام شریعت اسکی نسل سے جائیگا - جب تک شیلو نہ آئے - اور قومین اسکے پاس جمع ہونگی - وہ اپنا گدہا تاک سے اور اپنی گدہی کا بچہ کرم سے باندہکر اپنے کپڑے شراب مین اور اپنی پوشاک انگور کے لہو مین دہوئیگا - اسکی انکہین شراب سے لال ہونگی اور اسکے دانت دودہ سے سفید ہونگے انتہے - توضیح مختصر یونکر ہے کہ شیلو سے مراد ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات شریف ہی - کیونکہ انکے مبعوث ہونے سے نبوت نسل یہودا یعنی بنی اسرائیل سے ایکلخت جاتی رہی - اور انکے پاس اقوام کا جمع آنا اور انکی انکہین سرخ اور دانت سفید تر ہونا آفتاب سے بھی روشن تر ہی - اور آنحضرت کی سواری مین دراز گوش تھا - اپنا گدہا انگور کی بیل سے باندہیگا - اور اپنی پوشاک انگوری شراب مین دہوئیگا - اس سے مراد آنحضرت کا طایف کو جو بڑا اور بہتر انگور پر ہی تشریف لیجاکر دعوت دین کرنی اور اسکے بازو بود و باش رکہنی وغیرہ ہے - پھر یہ بشارت عیسیٰ صاحب پر کیسا جمیگی کس وجہ سے بن پڑیگی - نہ انکی انکہون مین زیادہ سرخی تھی اور نہ اون کے دانت زیادہ سفید تھے - یہ بات نہ انجیل مین پائی گئی نہ کسی اور کتاب مین نظر آئی - علاوہ ازین یہہ کیا حیرت کی بات ہی کہ عیسیٰ صاحب خود بنی اسرائیل سے ہین - پھر انکے تشریف لانیسے نبوت کا بنی اسرائیل سے نکل جانا کسی دیوانے کے خیال مین بھی نہ گذریگا - تو شنوندہ کا ہیکو سمجہیگا - حالانکہ شیلو کا شرطیہ یہہ تہا کہ نبوت بنی اسرائیل سے منفک ہو جائے - جب یہہ شرطیہ جسکے تشریف لانے مین پایا جائے - وہی شیلو موعود ہے - لہذا عیسیٰ صاحب شیلو نہین - بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین - اور علاوہ خبا بنی کے صحیفے مین لکہا ہے - دیکھو مین اپنے رسول کو بہیجونگا اور وہ میرے آگے رستہ بناویگا - اور وہ خداوند جسکے تم منتظر ہو - ہان عہد کا رسول جسکے تم مشتاق ہو اپنی ہیکل کو آویگا دیکہو یقیناً آویگا - رب الافواج فرماتا ہی پر اسکے آنیکے دن مین کون ٹہہریگا اور اسکے ظہور کیوقت کون کہڑا رہیگا - کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دہوبی کے صابن کے مانند ہی - اور وہ روپے کا میل کاٹنے اور اسے جالص کرنیکو بیٹہ جاویگا - اور وہ بنی لاوی کو پاک کریگا - تاکہ وے صداقت سے خداوند کے آگے ہدیے گذرانے - تب یہودہ اور یروسلم کا ہدیہ سابق دنون

اور اگلے برسون کے مانند خداوند کو پسند آویگا۔ انتہے۔
توضیح یونکر ہے کہ اللہ تعالیٰ عہد کیا تہا کہ مین بنی اسرائیل کے
بہائی یعنی بنی اسماعیل مین سے موسیٰ کے مانند ایک پیغمبر
قایم کرون گا۔ چنانچہ توریت کے سفر الاستثنا کے ۱۸
باب ۱۸ فقرے لیسے لکہا ہے۔ مین انکے لئے ان کے بہائیون
مین سے تجہہ سا ایک نبی قایم کرون گا۔ اور اپنا کلام اُس کے
مُنہہ مین ڈالون گا۔ اور جو کچہہ مین اُس سے فرماؤن گا۔ وہ
ان سے کہیگا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو
جنہین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سُنے گا تو مین اُس سے مطالبہ
کرون گا۔ انتہے۔ اس لئے بنی اسرائیل مثلاً یہود خیبر
قینقاع بنی نضیر وغیرہ حضوص مدینہ طیبہ کے اردگرد اس
عہد کے رسول کے منتظر و مشتاق تہے سو اللہ تعالیٰ ملاحظا
بنی کی زبانی بنی اسرائیل کو تذکرہ یاد دلاتا ہے کہ تم
جس رسول کی رہ دیکہتے ہو وہ اپنی ہیکل یعنے اسکے جد
امجد اسماعیل اور ابراہیم علیہما السلام کے بنائے ہوئے
موروثی کعبے کو آویگا۔ اور وہ رسول گناہ ظاہری و
باطنی کے ایل میل کو پاک کرنے کی بابت مین سنار کی
آگ اور دہوبی کے صابن کے مانند رہیگا۔ مراد سنار
کی آگ سے قہر و جلال ہے۔ اور مراد دہوبی کے صابن
سے صبر و جمال ہی چنانچہ یہہ اشعار ہے شریعت موسوی
و عیسوی کیطرف۔ لیکن اس رسول کی شریعت دونون
کی جامع رہیگی۔ اور اللہ تعالیٰ اس رسول پر ایمان لانے
والے سعادتمندون کی توصیف یون فرماتا ہی کہ اسکے
ظہور کیوقت کون ٹہہر یگا اور کون کہڑا رہیگا۔ یعنی جو برومند
و نمکن بخت ہوگا وہی ٹہہر یگا۔ اور وہ رسول خصوص
بنی لوی یعنے غالب کے فرزندلوی کے اولاد کو پاک و
صاف کریگا۔ تاکہ انہون نے جو جاہلیت مین اپنی نازیبا
اور بہدے بتون کو چڑہاتے تہے سو اس سے باز آکر
حق تعالیٰ کے آگے گذرانین۔ اور ان دونون یہوداہ اور
یروسلم والون کا ہدیہ بسبب اس رسول پر ایمان لانے
کے سابق دونون اور اگلے برسون کے مانند اللہ تعالیٰ کو
پسند آویگا۔ اب ہم جناب پادری صاحب سے بکمال
خیرخواہی امیدوار ہین کہ بشارت ہذا مین یہہ کچہہ جو مختصر
توضیح و تقریر ہوی ہے۔ اسکے ہر ہر لفظ و فقرے کے پاس
ٹہہرتے ٹہہرتے سوچتے جاوین۔ اور بنظر انصاف دیکہین
کہ آنحضرت کی نبوت کے ثبوت پر کیا ہی روشن دلیل ہے۔
ہان اگر مگر کرکے اُڑا دینا کچہہ بڑی بات نہین۔ آخر اللہ
واحد القہار ذو البطش الشدید جل مجدہ کی حضور مین
جانا جواب دینا پڑیگا۔ بہانے روا نہ چلینگے۔ پچتانا
گڑگڑانا کیا کام آویگا۔ وما علینا الا البلاغ۔ اور
آپ کو جو عیسیٰ صاحب کی شفاعت کا بھروسا ہے وہ صاحب
تو بسبب صلیب چڑہنے کے لعنتی ہین چنانچہ غلتیون کے
۳ باب ۱۳ فقرے مین لکہا ہے۔ مسیح نے ہمین مول لیکر
شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے ملعون ہوا
کیونکہ لکہا ہے کہ ہر ایک جو صلیب پر کھینچا جاتا ہے سو
ملعون ہے۔ اور توریت کے سفر الاستثنا کے ۲۱ باب

بنبر ۱

۲۳ فقرے مین لکھا ہی - وہ جو پہانسی دیا جاتا ہی خدا کا
ملعون ہے - انتہے - پھر قیامت مین کونسی صورت لیکر آئینگے سو
معلوم نہین - علاوہ ازین انجیل مین انکی نسبت جو پیشین گوئیان
مندرج ہین ہم کیا عرض کرین - سب ایکطرف - پہلے ایک بڑی
پیشین گوئی کا نقشہ تو دیکھہ لو کہ بنیاد رکہتا ہی یا نہین -
چنانچہ متی کی انجیل کے ۲ باب ۲۳ فقرے مین لکھا ہی کہ - ایک
شہر مین جسکا نام ناصرت تھا آکر رہا - اسیطرح جو نبیون کی
معرفت سے کہا گیا تھا کہ وہ ناصری کہلائیگا پورا ہوا - انتہے
اب ہم پوچھتے ہین کہ کس نبی نے کونسی کتاب مین کہا ہے کہ
عیسیٰ صاحب ناصری کہلائینگے - بتلائیے - ورنہ اپنے ابطال
کے قایل ہو جائیے مگر جناب اوڑان چھوکرتے مت بیٹھو -
اپنج کمینج مین نہ بیٹھو - اجی صاحب تم کیا ہو - تمہارے
علماب قایل ہو چکے ہین کہ یہ بات کسی کتاب نبوت مین
نہین پائی جاتی - نظر ہی نہین آتی - چنانچہ ہولی بیبل
ڈکشنری مین جو مرنار تن ڈیل کی تصنیف ۱۸۱۹ء مین
چھپی ہے دیکھہ لو - اب ذرہ انصاف کرو اعتساف چھوڑو
تعصب و نفسانیت بد بلا ہی - جسکے باعث انسان دوزخی
بن جاتا ہے سچ کہو فرضی نبوت کیا ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی ہے یا آپ کے عیسیٰ صاحب کی - واللہ الموفق -
بقیہ ملاخیلا نبی کے ۳ باب مین جو لادی نام ہی مراد
اوس سے وہ لادی نہین جو بالای لیوی عیسیٰ صاحب
کے نسب نامے مین داخل ہے کیونکہ خود بذات ہی بشارت
مزبور کے مصداق ہو ہی نہین سکتے تو پھر اون کے

۱۴ لادی کو لانا لاحاصل ہے - اس مقام مین ایک خدشہ
وارد ہوتا ہی کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جدامجد
جو غالب کے فرزند ہین انکا نام تو لوی ہے - پھر لادی
اور لوی مین فرق املے کا ظاہر ہے - **جواب**
ہان تھوڑا سا فرق املا تو ہے پر فرق معنوی نہین - توبہ
توبہ ترجمون مین اسقدر اختلاف آگیا ہے - اور یہان تک
املے کا فرق واقع ہوا ہی کہ عقل حیران رہ جاتی ہی - پریشانی
ہاتہ آتی ہے - چنانچہ اعمال کے ۱۳ باب ۹ فقرے مین
صاحب مکتوب رومیون کا نام لکھا ہی کہ ساول یعنے پاؤل
اور ایک ترجمے مین بمقام ہذا مرقوم ہے کہ سولس یعنی
پولس - اور رومیون کے ۱۶ باب ۲۱ فقرے مین پاؤل
کے ایک ہم خدمتی کا نام تمتہی اور اسکے رشتہ دار کا نام
لوکیاہ تھا سو اسکو طیموطیوس اور اسکو لوقیوس سے
مبتدل کر دیا ہے - اور ایک شخص کا نام جو ترتیاہ تھا سو
طرطیوس کر ڈالا ہے - چنانچہ بمقام کلکتہ ۱۸۴۴ء
بابتست مشن کی چھاپے خانے مین چھپی ہوئی انجیل اور
بمقام مدراس ۱۸۶۷ء کرسٹین سوسیٹی پریس کے چھاپے
خانے مین چھپی ہوئی انجیل کے فقرہای متذکرہ بالا کو
ملاحظہ کر لو - علیٰ ہذا القیاس توریت وغیرہ مین بھی اکثر
نام باملائی مختلف ارقام پائے ہین - نظر برین کیا عجب
ہی کہ املا کچھہ کا کچھہ ہو گیا ہو بلکہ ایسا ہی یقین کیا جائے
یا انکہ ممکن ہے کہ بلہجۂ عرب لفظ لادی وغیرہ لوی کر
استعمال پائے - طرہ برین ان صاحبون نے کتب

آسمانی کو انکی صداقت پر گہان رکہا ہی - تا املا دیغہ ٹھیک
اور بجا رہے - القصہ بو جوہات چند در چند یہان نام مین
تھوڑے سے املے کے فرق سے اصل مقصود فوت نہین ہوتا
فافہم **شمس الاخبار** - اس مین کچہہ شک نہین کہ
اگر اہل اسلام انسان کی نجات کو پاک اور بے عیب
شخص کی شہادت پر موقوف سمجہین تو کیا خوب ہو -
**منشور محمدی** یہان آپ نے عیسیٰ صاحب کو پاک
اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی جناب مقدس کو
گنہگار تصور کیا ہے خیال دوڑایا ہے سنو تو بیشک
حضرت امام ممدوح پاک پاکیزے ہین - اور اہل اسلام
مین انکی شہادت کو باعث نجات بھی سمجہتے ہین -
لیکن آپ جو انکو گنہگا ٹھہرایا ہے اس لحاظ کر کہ
وے آدم کی اولاد سے ہین - آدم خطا مند ہین -
انکی خطا مندی سب انسانون مین ایکسان اثر کی ہی
مگر بفحوائی انجیل حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کی گنہگاری
ثابت نہین ہوتی بلکہ بی بی حوا گنہگار ہین - چنانچہ
پہلے طیمتاوس کے ۲ باب ۱۳ فقرے سے لکہا ہے -
پہلے آدم بنایا گیا بعد اسکے حوا - اور آدم نے فریب
نہین کہایا پر عورت فریب کہا کے گنہگار ہوئی - انتہی
یہان سے صاف معلوم و مبرہن ہو گیا کہ حضرت آدم
گنہگار نہین ٹھہرے - پھر حضرت امام موصوف بالا پاک
کے پاک رہے - ہان جو شخص بن باپ کے فقط مان
سے پیدا ہوا ہے بموجب آپ ہی کے قرارداد کے

۱۵ کیا گنہگار نہ ہیگا - کیا بی بی حوا کا گناہ اوسکی مان مین اثر
نہ کریگا - اب آپکے عیسیٰ صاحب کا خیال کرو - خوب تمق
مین جاؤ - سرسری مت گذرو - اور اگر حضرت آدم
کو گنہگار ہی ٹھہراتے ہو تو حضرت موسیٰ وغیرہ انبیا
علیہما السلام نیز بسبب اونکی اولاد رہنے کے گنہگار
بنے - چلو پہلے تو عیسیٰ صاحب کی الوہیت و نبوت وغیرہ
یہان سے بھی ہوا پر اڑچلین کیونکہ تمہاری انجیل مین ثبوت
بابتہائی ہذا انہین گنہگارون کی پیشین گوئیون سے
ہی - اسکا کیا اعتبار - دوسرا عیسیٰ صاحب بھی ابن
آدم اور انسان ہین - بدین لحاظ وے بھی گنہگار
ہوے - واہ واہ ایک حضرت امام حسین علیہ السلام
کو گنہگار بتلانے جاکر کہان سے کہان تک دبو
مارا حتی کہ اپنے آقا کے نیچے پانی لا چھوڑا -
شاباش پادری صاحب کیون نہو پادری صاحب

## فرد

اندکی پیش تو گفتم غم دل ای مسمور
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیارست

**والسلام علی من اتبع الہدیٰ**

راقم محمد حنیف

## بیت

ختم ہست شہی بر شہ شاہان مدینہ
خاتم غزہ جز سلیمان مدینہ

# اشتہار

ناظرین حقایق گزین و مشتریان دانا و الاتمکین کی خدمت مین التماس ہے کہ بالفعل اخبار منشور محمدی مہینے مین تین بار عشرہ وار شایع ہوگا اپنی حق گوئی اور حسن بیانی سے اک عالم کو منور کریگا - چونکہ ہر دم رفاہ عام کا خیال ہے اس لئے قیمت مین تخفیف کمال ہے یعنے خریداران قاسم الاخبار سے سالانہ ۳ سے روپیہ بصیغہ پیشگی لیجائینگے اور جو صاحبان قاسم الاخبار کے خریدار نہین اونکو محصولڈاک بھی عنایت فرمانا ہوگا - نوابان والاشان اور امیران عالی ہمم سے قیمت اس اخبار کی نہ لیجائیگی بلکہ تحفہ دیا جائیگا - ہان اگر ان حضرات سے اس اخبار کی اشاعت مین کچھہ امداد ہو تو بسر و چشم قبول -

اس اخبار کی اجرا سے ہمارا منشاء نفع دنیوی حاصل کرنا نہین بلکہ بنظر کسب ثواب اور نیز اسوجہ سے کہ شمس الاخبار لکھنؤ سے مسلمانون کو نہایت رنج ہوتا ہے اور بعضے یہ خیال کرتے ہین کہ شمس الاخبار مین جو باتین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھی جاتی ہین - مسلمانون کو رنج پہنچاتی ہین اور گورنمنٹ سے بھی اس امر مین چشم پوشی ہے سو اسکا کچھ اور باعث ہوگا ورنہ کیا معنے کہ پادری مسمور صاحب - رجب علی - عماد الدین - وغیرہم کو ایسی جرأت ہو کہ علانیہ بذریعہ اخبار مذہب اسلام کی توہین کرین اور مسلمانون کو رنج پہنچاوین - پس جب ہمنے دیکھا کہ مسلمانون کے دلون مین یہ خیال متمکن ہوگیا ہے اور نیز شمس مین خلاف واقعہ باتین لکھی جاتی ہین تو عوام مسلمانون کا دفع گمان اور پادریون کی ہزلیات کا رد لکھنا اپنے پر واجب جانا اور اخبار کا اجرا باوجود مصارف کثیر اپنے ذمہ لیا - ہم یقین کرتے ہین کہ ہمارے اس کام سے گورنمنٹ بھی راضی ہوگی کیونکہ ہمنے یہ کام باوجود مصارف کثیر جو اپنے ذمہ لیا ہے سو اس سے یہی مقصد ہے کہ عام مسلمانون کا شک دفع ہو اور گورنمنٹ کے جانب سے جو خدشہ انکے دلون مین آگیا ہے وہ نکلجاوے فقط +

## تصحیح

جاننا چاہئے کہ کلمۂ طیب مین کاتب کی سہو سے بجای مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے وَمُحَمَّدٌ اَلرَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا گیا ہے - ناظرین درست فرمالین -

چام راج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم غم کے چھپا -

## منشور محمدی

ہر عاقل و بالغ پر یہ بات روشن تر از نصف النہاری ہی کہ دنیا کی مال و دولت کو ہرگز ثبات نہین جو لیجاوی جلجاوے - یا بیمار مین کھوٹ آوے - پر علم کی دولت لازوال کو نہ چور کا خطر اور نہ انگار کا ڈر ہی دنیا کی دولت خرچ ہونے سے کم ہو جاوے لیکن علم کی دولت سی جتنا خرچ ہو اس سے زیادہ نفع حاصل ہوتا ہی جسکے پاس علم کی دولت ہی وہ دنیا مین عزیز القدر اور آخرت مین صاحب عزت ضرور رہتا ہے آدمی کو عزت و بزرگی علم سے حاصل ہوتی ہے ؎ بنی آدم از علم یابد کمال ✦ نہ از حشمت و جاہ و مال و منال ✦ پس جو لوگ اس دولت بی زوال کو چھوڑ کر دنیا کی ناقایم دولت کے طلبگار رہتے ہین وے بیشک اپنی راہ مین کانٹے بچھاتے ہین حکیمون نے کہا ہی کہ علم اک دریای ذخار ناپیدا کنار ہے اور جو لوگ اسمین غوطے لگاتے ہین وے البتہ اپنے دامن کو موتیون سے بھرلے آتے ہین اور ایسے ایسی موتیان ہین کہ انمین سے ایک موتی کی قیمت خراج مملکت کشور پہنتی ہی پس جسکے ہاتھ یہ موتی آتا ہی اسکے نظر مین بادشاہ مملکت کشور حقیر نظر آتا ہی بڑے بڑے بادشاہون کو اسکی ملاقات کی آرزو رہتی ہی دور دور سے لوگ اس کے نزدیک آتے ہین اور اسکی زیدا فیض آثار سے فیضان پاتے ہین - چونکہ خوای مضمون وجود مردم دانا مثال زر

طلاست ہر جہان پہ تخصص جاتا ہے و ہمان اوسکی قدر و منزلت ہوتی ہے اس لئے خود دولت دست بستہ اسکی پابوسی کو آتی ہین لیکن جبکہ اسکے نزدیک دولت علم کا انمول موتی رہتا ہی تو اس دولت بی ثبات پر نظر ہی نہین ڈالتا - پس جاننا چاہئے کہ علم سی بڑی دولت دین و دنیا مین اور کوئی نہین اور جو لوگ دنیا کی دولت زوال پذیر کے طالب ہین انکو چاہئے کہ علم کی لازوال دولت کے طلبگار رہین جاوین تاکہ اسکے حاصل ہونے سے دین و دنیا دونون مین سرخرو رہین -

## زراعت

ہندوستان مین کشتکاری جیسا کہ چاہئے ویسا عمل مین نہین آتی اسکے کئی وجوہات ہین اول تو یہ کہ یہان کے دہقانی حالات و خواص درختون حتی بالکل ناواقف ہین اور علم باطنی یعنی نباتات سے کچھ بھی نہین جانتے پس جب ان لوگون کو نباتات کے خاصیات اور انکے پیداواری کی طریقات سے بالکل کم وقفیت ہی تو انکی ترقی کی جیسا کہ چاہئے ویسی امید نہین - یورپ و امریکہ مین علم زراعت کی کتابین ہزارون کتب چھپتے ہین اور وہان کے مزرعین کی قدردانی سے ہاتون ہات فروخت ہوتے ہین اور وے لوگ ان کتابون کے موافق عمل کرتے ہین اسلئے وہان کشتکاری کی ایسی ترقی ہے

ملکان مین فقط ایک عشر عشیر بھی نہوگی علاوہ ان
ملکون مین جو تینے بونے کا کام بذریعہ کلون کے لیا جاتا
ہے اور اک کل سے جو کام ہوتا ہی وہ ہزار آدمیون
سے بھی مشکل نہوگا پس جب وہان کشتکاری کے
آلات و طریقات جیسا کہ چاہئے موجود ہین تو دن بدن
کیون کر ترقی نہو - خدا کرے کہ ہندوستانی بھی وہی طریقہ
عمل مین لاوین فقط ؎

## قبول اسلام

چند روز کا عرصہ گذرا کہ بمبئی مین دو لیرش مسلمان
ہوے تھے - انکا بیان ہی کہ ہم جہاز مین اوس طرف
آرہے تھے قضارا جہاز غرق ہوگیا - سب اہل جہاز
تباہ ہوگئے مگر ہم دونون بھائی اور چند مسلمان جو
ہمارے ساتھہ سوار تھے ایک بڑے تختے پر بیٹھے
رہگئے تختہ بہا ہوا چلا آتا تھا مسلمان راہ مین سلامتی
کی دعائین مانگتے تھے اور خدا کی حمد و ثنا کرتے تھے
ہم دونون بھائی چپکے بیٹھے عاجزی خدا کی کر رہے
تھے اون مسلمانون مین سے ایک پیر مرد نے کہا کہ اگر
خدا تمہین بچاوے تو تم مسلمان ہوجاؤگے ہم دونون
نے کہا کہ ہان خدا کی قدرت اوسی وقت سے ہوا پلٹ
گئی اور بجای باد مخالف کے ہوا سے موافق چلنے لگی
اور ہم کنارے آلگے مسلمانون نے سجدہ شکر ادا
کیا جب ہم کنارے پر اترے مسلمانون نے ہمین یاد
دلایا ہم نے بخوشی دین اسلام قبول کیا افسوس کہ اون

دونون بھائیون سے ایک نے وفات پائی دوسرے
نظام حیدرآباد کے نوکر ہے اب وہ مکہ شریف جاتے
ہین بنارس مین آئے ہین ؎ بسفر رفتنت
مبارکباد + بسلامت روی و باز آئی + نور الانوار

## روس

اخبار سابق الذکر سے معلوم ہوا کہ آیندہ اگست مین
بارہ ہزار روسی فوج مقام کراسنوودوڈسک سے
خیوا یعنی خوارزم پر تاخت کرنیوالے ہین -

## مصر اور حبش مین لڑائی

خدیو مصر کے حکم سے ۲ ہزار مصری صوبہائی بیگاس
ہلہل سنجک مانا پر اپنا قبضہ کرلئے ہین اور شہزادہ
کاسی نے اس خبر کے سنتے ہی ۱۰ ہزار سپاہ جرار سے
اون کے مقابلہ پر روانہ ہوا ہے فقط - قاسم الاخبار

## سنگہ وار مینڈک

قاسم الاخبار سے واضح ہوا کہ منجملہ اون حیوانون
کے جو زولیجکل گیارڈن لندن مین واسطے نمایش کے
لائے گئے ہین ایک سنگہ وار مینڈک ہی جو بذریعہ
ڈاک مقام کارولینا سے بھیجا گیا ہے فقط -

## کابل

امیر کابل نے اپنے صاحبزادون کی تعلیم کیواسطے دو انگریزی
استاد مقرر فرمائے ہین اور ایک جیل خانہ بھی
تعمیر ہوا ہے اور اپنے علاقی مین ایک سٹامپ ایکٹ
بھی جاری کیا ہے فقط - نور الانوار

## انتباہ

ملحوظ رہے کہ ہماری اس تقریر مین جہان لفظ عیسی صاحب مستعمل ہوا ہی مراد اس سی ہماری عیسی نبی علیہ السلام سے ہین کہ جنکی وجاہت و منزلت ہمکو بمنطوق قرانی معلوم ہو چکی ہی۔ صحیح انجیل نیز دیکھنے کی حاجت نہ رہی ہے۔

## پادریون کی بڑہ بولیان

یہ بات طشت از بام ہی۔ موضوع خواص و عوام ہی کہ ہمیشہ پادری صاحبون فی دین اسلام کی نسبت مباحثے کرتے ہین بزعم خود دم سبقت بھرتی ہین۔ حالانکہ کسی ایک تقریر کو مدلل نہ کیا۔ ہان صرف اپنے خیالی دلایل کے پیچھے پڑا۔ بلکہ انھون نی معارف انجیل مین تدبر و تفحص نہ کر کر راہ گم کی جا بجا ہوکرین کھائین۔ خاطر خواہ تاویلین جمائین۔ حتی کہ خدا جسم مین ظاہر ہوا کہکر ماہیت عیسوی کو خدا مانا افسوس کجا ظاہر۔ کجا مظہر شتان بینہما۔ علاوہ ازین جسم ایک کلی ہے اسکے کئی افراد از انجملہ عیسی صاحب نیز ایک فرد۔ پھر ظہور خدا کو عیسی صاحب ہی مین ثابت کرنا امر باطل اور بالکل نامعتبر ہی بلکہ ہر ذرہ اوسکے ظہور کا مظہر ہی ؎

کہ بچشمان دل ببین جز دوست ۔ ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

غرض جب ان صاحبون فی اپنی ہی کتابون کے درک و ادراک مین یون قاصر ہون تو کہنے قرآن مجید کے غوامض و مابہات مین کیونکر دخل دیجائین گے۔ اسکی معنی کیا ہین لکھینگے۔ ان اقسام کی کلمات غیر واقعی اور انواع کی نا شائستہ گویان مثلاً شفیع الوری باعث ہو جو ہمارا



خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت العیاذ باللہ کہنا کہ گنہگار رہے۔ رہزنی کرتے تھے۔ لوٹ کے مال پر حاتم ثانی بن بیٹھتے تھے۔ یار و آشنا خویش اقارب نو مسلم لوگون کو خوب بانٹتے اور کھلاتے تھے گویا مورونی مال تہا۔ یہ اون کا اور اون کے معتقدون کا حال تھا کہ خبریون کے طرح لوگون کو لوٹتے اور مزے اوڑاتی تھے۔ لوگون کو بیگناہ تہ تیغ کیا تھا وہ بدلے خدائی اوسکی دوسری تیسری پشت سے لے لئے کہ نہتے ننھے شیر خوار بچے بہی تیرون سے چھیدی گئے یہ کل محمد صاحب کی افعال کے نتیجے اور خوبیان ہین کہ وہ سب بلائین ان غریب بچون پر آپڑین خود مزے اوڑا کر چلے گئے اور یہہ سب آفتین بچون کے لئے چھوڑ گئے۔ اور انکی نبوت و رسالت فرضی ہی۔ اور انمین شفاعت و ہدایت کی لیاقت نہین۔ اور انپر اعتماد اور بھروسا کرنیوالی سب لعنتی ہین وغیرہ انکلنے طیار ہین۔ اس بارہمین خوب آشوار عزیزو یہ بڑہ بولیان اوائل مین پادریون کی زبانون پر تہین۔ من بعد رسالون مین تنمیق پائین۔ حالا بوسیلہ پرچای شمس الاخبار جو باہتمام پادری مسمور صاحب مقام لکھنؤ مین چھپتے ہین تشہیر عام پاتی ہین مسلمانون کی غیرت کو جنبش مین لاتی ہین۔ حالانکہ سچے لوگ جا بجا جوابات مدلل پاتے ہین۔ پر بہی ان حرکات سے باز نہین آتے ہین۔ اب وہ وقت آیا کہ باہتہائی دروغ آلودہ سخنہای اختلاق آلود جو انجیل مین رہے بھرے ہین اسکی

پرچون مین نیز ارقام پائین - اور تمامی ملمع سازیان
کھل جائین ۵ قسمت کی اس اسیری کو صیاد کیا کرے +
سر پر گرے پہاڑ تو فرہاد کیا کرے + ہر چند یہہ ابحاث
ان پرچون مین چلنا ایک گونہ نامناسب خیال کیا جاتا
ہے مرحلہ دور نظر آتا ہی - چونکہ انھون ہی نے سبقت
و مبادرت کی تو ہمکو بھی تعویق نہ رہی - لہذا ہم دربارہ
پرچہائی سابق الذکر پرچہ مطبوعہ یکم ماہ اپریل سے
لیتے بطرز مناسب چند گذارشین پیش کرتے ہین -
ساز و برگ ہدایت بیش درپیش کرتے ہین ع
نگاہ کن زگلستان من بہار مرا +
واللہ الہادی الی دین الاسلام
بجاہ نبینا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

## گذارش دربارہ قول شمس الاخبار لکھنؤ

شمس الاخبار - عشرہ محرم اس وجہ سے مشہور ہی
کہ مقام کربلا مین حضرت علی کے فرزند دشمنون کے ہاتہ
سے مقتول ہوئے - یہہ سرگذشت نہایت دردانگیز
رقت خیز ہی تاہم اس واقعہ مین کوئی ایسی بات نہین
جو انسان کے ایمان و مذہب کیواسطے درکار ہو -
قراین سے معلوم ہوتا ہی کہ قوم کی ضد اور انسان
کی ہمدردی و حمدلی اون دونون کے سبب یہ تیوہار
آجتک قایم ہی منشور محمدی - عشرہ محرم کو تیوہار
قرار دینا کچہہ معتبر نہین صرف عوام الناس کی مروجی بات
ہی نامقبول ثقات ہی - نا بان حضرت امام حسین علیہ السلام

۵ کا ظالمون کے دست جفا سے مقام کربلا مین مظلوم شہید
ہونا کہ جسکی خبر ہماری پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطور
پیشین گوئی دی تھی - اور اس واقعہ کو یاد کر بارہا آہ
وزاری کی تھی - نظر برین اتباعاً آہ و بکا کرنا - ہر آئینہ
فضیلت ایمان کا ایک شطر ہی - پھر اوسکو ایمان و
مذہب سے بی لگاؤ کر دینا مہمل اور لچر ہے - علاوہ
ازین مخصوص ایسے مقام مین قوم کی ضد وغیرہ سے
یہہ تیوہار آجتک قایم ہے کہنا بجز ایکصوت کے اور
کیا ہی بلکہ دیوانی صدائی شمس الاخبار - گذ فرید ے
ایک ماجرے کی یادگاری مین مشہور ہے اتہارہ سو
اسّی لیسن برس گذرے کہ شہر یروشلم واقع ملک یہود
مین بتاریخ مذکور بالا خداوند عیسیٰ مسیح مارے گئے اگرچہ
اس بات کو کچہہ کم دو ہزار برس کا عرصہ گذرا تاہم اس کے
واقع ہونیکی خبر انسان کی پیدائش سے پہلے منتشر ہوئی
لہذا اس تیوہار کی اصل سب سے قدیم ہی اور مطلب
سے خالی نہین بلکہ برابر پیش گوئی چلی آئی کہ وہ گنہگار
کی معافی گناہ کیواسطے اپنی جان دیگا منشور محمدی
عیسیٰ صاحب نی معافی گناہ مین کہان جان دی اور اس
بات کی پیشین گوئی کدہر سے آئی - صرف یہہ ایک نمائش
سبز باغ ہی - ہان لاکہون عوام الناس مارے ہوس
کے اسکے حصار مین آجائینگے لیکن ثمرہ کچہہ نہ پائین گے -
کیونکہ ان کے مارے جانیسے نہ معافی گناہ کا دہڑا طانہ
نجات نامہ ہاتہہ آیا بلکہ لبیب بدکاریون کے آگ مین جلنا

باقی کا باقی رہا - چنانچہ متی کی انجیل کے ۲۴ باب ۱۴
فقرہ مین لکھا ہے - تب وہ انھین جو بائین طرف ہین کہیگا
ای ملعونو مین میرے سامہنے سے اس ہمیشہ کی اگ مین جلو
جو شیطان اور اوسکے فرشتون کے لئے تیار کی گئی ہی
اور اسی انجیل کے ۱۳ باب ۱۴ فقرے مین لکھا ہی ابن
آدم اپنی فرشتون کو بھیجیگا اور وے اوسکی بادشاہت
مین سب گناہ کرانیوالی چیزین اور بدکارون کو اکہٹے
کرینگے اور انہین جلتے تنور مین ڈال دینگے وہان رونا
اور دانت پیسنا ہوگا - مرقس کی انجیل کے ۹ باب ۴۳
فقرہ سے لکھا ہے - اگر تیرا ہاتہ تیرے ٹھوکر کھانیکا
سبب ہو اسے کاٹ ڈال کہ بہشت مین لنڈا داخل ہونا
تیرے اس سے بہتر ہی کہ دونون ہاتہ رکہہ کے جہنم کے
بیچ اس اگ مین جو کبہی نہین بجہتی ڈالا جاوی جہان
کیڑا نہین مرتا اور اگ نہین بجہتی الخ - اب کونسا
شعور مند سمجہیگا کہ عیسیٰ صاحب نی معافی گناہ مین جان
دی اور گنہگارون کی مغفرت ہوچکی - بلکہ اونہون
نے باوصف اقرار تعمیل توریت کے برخلاف توریت کہی
باتین بنائین اور بہت سے مقدمے چلائے اور اپکو
ابن اللہ مشہور کیا - بسبب ان کلمات کفر کے علماء
یہود جو واقفین توریت تہے اونپر فتویٰ قتل دے چکا
سولی چڑہا مارا چنانچہ متی کی انجیل کے ۲۶ باب ۶۲
فقرے مین لکہا ہی - پر سردار امام نے اس سے کہا مین
تجہے زندہ خدا کی قسم دیتا ہون اگر تو مسیح خدا کا بیٹا

ہی تو ہم سے سچ کہہ یسوع نے کہا تو نے آپ ہی کہا - اور
مین تم سے کہتا ہون کہ ابن آدم کو قادر کے دہنے ہاتہ
بیٹہے ہوے آسمان کی بادلون پر کتے ہوی دیکہوگے
تب سردار امام نے اپنے کپڑے پہاڑ کے کہا یہ کفر کہہ
چکا اب ہمین اور گواہون کا کیا درکار ہی - دیکہو اب
تمنے اسکا کفر بکنا سنا اب کیا سوچہتے ہو - وے جواب
مین بولے وہ قتل کے لائق ہی - تب انھون نے اسکے
منہہ پر تہوکا اور اسے گھونسے مارے اور یوحنا کی
انجیل کے ۱۹ باب ۷ فقرہ مین لکہا ہی - یہودیون نے
اسے جوابدیا کہ ہم شریعت والی ہین اور ہماری شریعت
کے مطابق وہ قتل کے لائق ہے کہ اسنے اپنی تئین خدا
کا بیٹا ٹہہرایا - انتہے - اس سے صاف معلوم و مبرہن
ہوا کہ عیسیٰ صاحب نی صرف اپنی طغیانی سخن کے پاداش
مین جان دی ہے - معافی گناہ کے عوض مین کہنا
محض صداع افزائی ہے اس مقام مین یہ کچہہ تصور
نہ کیا جائیگا کہ یہود عاند و حاسد تہے جو کچہہ کہا بوجہ
عناد کہا - تصور ہذا محض بیکار ہے دوراز اعتبار
ہی کیونکہ یہود اہل شرع ہین ہر ایک امر مین بدلیل شرعی حکم
کئے ہون گے - اگر یون نہوتا تو خود عیسیٰ صاحب انکا کہا
سب بجا لانیکی اجازت نہ دیتے - چنانچہ متی کی انجیل کے
۲۳ باب ۲ فقرے مین لکہا ہی - کاتب اور فروسی موسیٰ کے
تخت پر بیٹہے ہین اس لئے جو کچہہ وے تمہین عمل کرنے
کہین وہ سب بجا لاؤ - انتہے - البتہ یہہ بات یاد رکہنی صاحب

کو غلطی مین ڈالیگی اور یہان بجز تاویل کرنیکے کچھہ بن نہ
پڑیگی - ہمکو کچھہ سروکار نہین عیسیٰ صاحب کو قول صریح سے
صاف ثابت ہوچکا کہ یہود کا ہر ایک کہا لائق بجالانے اور
اعتبار کرنیکے ہی پس انکا مارا جانا گنہگارون کی معافی
مین متعذر ہی بلکہ اپنی تمرد وطغیانی کی پاداش مین متصور ہی
آزماست کہ برماست - بھلا معافی گناہ کے لئی جان دینے
والے صاحب کب اپنی رضا ورغبت کی ساتھہ منحر کے پاس
تشریف لے گئے اور بہ صبر وتحمل جان دی فدیہ ہوے
بلکہ اونھون نی تو موت پھر جانیکے لئی دعائین مانگین اور
مرنے کے دہڑکے سے نہایت غم کھایا پسینہ کیا آخرالامر
سولی پر بڑی بیقراری سے چلاتے چلاتے رحلت فرمائی
چنانچہ انجیل جابجا مصرح بہ این معانی ہی - ازانجملہ متی
کی انجیل کے ۲۶ باب ۳۸ فقرہ سے لکھا ہی - تب ان سے
کہا میرا دل مرنے تک بہت غمگین ہی یہان میرے ساتھ
جاگتے رہو - اور وہ تہوڑی دور جاکے اوندہی منہہ گرا
اور یہ کہہ دعا مانگی ای میرے باپ اگر ممکن ہو تو اس
پیالی کو مجھہ سے گذرنے دے اور مرقس کی انجیل کی ۱۴
باب ۳۳ فقرہ سے لکھا ہی - تب پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو
اپنے ساتھہ لیکے حیران اور دردمند ہونے لگا - اور ان سے
کہا میرا جی مرنے تک غمگین ہی تم یہان ٹھہرو اور جاگتے
رہو - اور اسنے تھوڑا آگے جاکے زمین پر گر کے دعا مانگی
کہ اگر ہوسکے تو یہ گھڑی مجھہ سے ٹل جائے - انتہی -
سبحان اللہ گناہون کی عوض مین فدیہ ہونا کیا اسی

۷

کا نام ہی اور کیا اہل ثبات وشجاعت کا یہی کام ہی - وائے
پریشانی حواس مبانی بیم وہراس ترکش مین کچھہ
قوت نہین پھر شوق ہی دربار کا پھر اس قسم کی پیشین
گوئیان تھین سو کامل ہوئین کہنی یہ ایک بناوٹ کی بات
ہی کس نبی نے بتصریح نام عیسیٰ صاحب کو کونسی پیشین گوئی
کی ہے - دلیل کو میدان مین لائی - بیش ازین نیست کہ عہد
عتیق کی چند عبارتین بوسیلہ تاویلات بارده کھینچ کہانچ کر
جما دینی اسکا کیا اعتبار اور کیا بارع کہ برہان قوی باید و
معنوی + شمس الاخبار - عشرۂ محرم مین اگرچہ ہولی کے
مطابق خراب رسمین نہین نظر آتین تاہم چند باتین لایق
اعتراض پائی جاتی ہین - مثلاً تمام شب شور وغل مچانا
وغیرہ اور ایک انسان کی قبر کو اسقدر معزز ومتبرک سمجھنا
جس سی ہزارہا غریب کم علم ان کو ایک طرح کا معبود سمجھکر
پرستش کرتی ہین - منشور محمدی یہ طمطراق اور رسمین
جو عشرۂ محرم مین متعارف ہین وہ سب عوام الناس کی
ترشی ہین یہ ایک امر دیگر ہے بالکل نامعتبر ہی - ہم پادری
صاحب کو اسوقت منصف مزاج اور بی تعصب تصور کرتے جو
جبوری اور گڈ فرائڈے مین سیکڑون واہیات وہزلیات
بلباس گوناگون ہوا کرتے ہین وہ بھی بیان کر گذرتے
طرہ برین تیقن نہین کیا جاتا کہ پادری صاحب رومن کیتہلک
ہین یا پراٹسٹنٹ - غرض کچھہ ہو دونون کا ایک بھید - ایک
پھونکنی دو چھید - ہماری مان آئین شرعی جو بجالائی ہی
وہ نرالی ہی - خصوص روزہ اور توسیعہ - تمہارا گڈ فرائڈے

ہمارے محرم محترم کے پاسنگ کو بھی نہین لگتا - اس مین
یے باتین کہان - مگر اتنا ہے جو تمنے کہا ہے (بعض آنجناب
اس روز مخصوص اس قربانی کے لئے سجدہ شکر وغیرہ بجا
لاتے ہین) یہ ایک اقتضائی طبعی کے قسم سے ہی - اس سے
کیا ہو سکتا ہی - ہان قبر البتہ بطفیل صاحب قبر معزز و
متبرک جگہہ ہو سکتی ہی - پھر کم علم نادانون کی پرستش کا
کیا اعتبار تاہم کوئی مسلمان کسی قبر کو گو کیسی ہی معزز و
متبرک ہو نہ معبود سمجھتا ہی نہ اوسکی پرستش کرتا ہی کیونکہ
اُسنے بدو شعور سے اسی تعلیم و تلقین کی تصدیق کی ہی
کہ بجز اللہ کے کوئی معبود نہین اور محمد علیہ الصلوٰۃ
والسلام اُسکے بندے اور رسول ہین - جب ہر ایک مسلمان
اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب پاک تک بھی
کسی نوع کی معبودیت و پرستش کا اعتقاد نہین رکھتا ہی
تو بھلا قبر وغیرہ کو کب سمجھتا ہی - ہان یہ بات تمہارے
مذہب مین عام ہی کیا عالم کیا جاہل سب کا یہی اعتقاد
تام ہی کہ عیسیٰ صاحب ابن اللہ بلکہ اللہ ہین - واہ
پادری صاحب نے بڑی دانائی کو کام فرمایا اپنا اعتقاد
اوروں پر جمایا - ہاتون مہندی پاؤن مہندی اپنی
بھی اور وون دیندی شمس الاخبار گڈ فرنڈے کا
نتیجہ یہی کہ جب لوگ سمجھتے ہین کہ نجات خداوند عیسیٰ مسیح
کی وفات سے قایم ہو چکی تو ضرور گناہ سے نفرت
کرینگے اور نجات کی ایک عمدہ شئی سمجھینگے منشور محمدی
جب عیسیٰ صاحب کی وفات سے نجات ہو چکی تو تنفر

۸ گناہ کی ضرورت کیسی اعتقادمندان سادہ دل ہی سمجھینگے
دعا دینگے کہ اللہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا بھلا کرے
کہ اونہون نے ہماری برائیون کے فدئے مین اپنی جان دی
گناہون کی موٹ سر پر لی - اب مزے اوڑاؤ من مانے عیش
مناؤ نہ دوزخ کا ڈر ہی نہ عقبیٰ کا غم ہی + میری
خونفشانی کو عیسیٰ کا دم ہی + جب یہ معنی متصور نہین تو
خداوند کے مرنے کا کیا نتیجہ اور نجات کونسی شاخ کا ثمرہ
راستبازی جو باعث نجات اخروی ہی کچھہ موقوف علیہ
شریعت نہین - ورنہ انکا مرنا نکما ٹھہریگا - چنانچہ گلتیون
کے ۲ باب ۲۱ فقرہ مین لکھا ہے - راستبازی اگر شریعت
سے ملتی ہے تو مسیح بیفائدہ موا انتہے - جب منشا یہ ہی تو
ایسے اعتقادمند لوگ گناہ سے ضرور نفرت کا ہیکو کرینگے
بلکہ نجات کو ایک عمدہ شئی سمجھکر گناہون پر مرینگے -
کیونکہ عیسیٰ صاحب کی قربان ہونیسے نجات ہو چکی قربان
جاؤ اس عقیدے کیا اچھا عقیدہ ہی - بہت پسندیدہ ہے
فردین ہون خدا کا بیٹا کیا خوف تجھکو جانی +
بدلے مین ہر گنہ کے قربان ہون تو مین ہون + یہہ
عجب تماشا ہی کہ انسان کا قربان ہو جانا ہی کہین
انسان کی مغفرت کا سبب ہوتا ہے - سنو پادری صاحب
خطایائی انسان کی مغفرت کے لئے حیوان کو قربان
کیجئے - کیونکہ اقتضائی عقل و شریعت یہی ہے کہ ادنیٰ اعلیٰ
کیواسطے فدا ہو نہ کہ اعلیٰ ادنیٰ پر - نفس جنس نفس جنس پر
آپ جو اسبار مین عیسیٰ صاحب کا قربان جانا ٹھہرایا ہے

وہ تو انسان ہین بقول آپ کے آگر نیز۔ اب اون کو کس لحاظ سے قربان گئے کہئے۔ اگر بلحاظ الوہیت کہتے ہو یہ تو صریح البطلان بدیہہ الابطال ہوگا۔ اور اگر بلحاظ انسانیت کہوگے تو ترجیح بلا مرجح ہی مقصود ہاتھ نہ آیا۔ باقی رہی حیوانیت درین مادہ عیسیٰ صاحب کو حیوانون سے کیا نسبت۔ علاوہ ازین بتلائے کہ یہ بات کونسے دین حق کی ہی جو آدمی کی قربانی مغفرت خطایا ہوسکتی ہی۔ ہان بت پرستون کی آئین باطل مین اسکا مذکور ہی۔ چنانچہ گھسور کی بگدیمین یہی دستور ہی۔ الحاصل انجیل صاف گواہی دیتی ہے کہ گنہگار لوگ دوزخ مین جلینگے بلکہ عذاب ابدی پائینگے جیسا کہ سابق مین گذر چکا۔ پھر عیسیٰ صاحب کی وفات سے نجات ہوچکی کہنی محض بیفائدہ ہوا ع تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

**شمس الاخبار**۔ یہہ مہینا حضرت امام حسین کی شہادت کا ہی۔ اہل اسلام کہے سو سچ ہوگا۔ مگر قرآن سے انکی شہادت کا ذکر واضح آور آشکارا طور پر ثابت نہین بلکہ شہادت کا لفظ بہی ادب کے طور پر امام حسین کی نسبت صادق آتا ہی نہ حقیقی طرز پر۔

**منشور محمدی** حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت واضح طور پر ثابت ہو نیسے انکی اصل شہادت کی نفی نہوی پھر انپر لفظ شہادت حقیقی طرز پر صادق نہین آتا ہی کہنا مرحلہ عقلی سے نہایت بعید ہی۔ واہ رے ذکاوت کہ قابل دید ہی۔ کیا قرآن مجید سمائی شہدا کا ذکر کرتا ہے ہرگز نہین ہان نفس شہادت کو ثابت کرتا ہی۔ پس جو شخص لوازمات شہادت کا مصداق بنے بلحاظ تفاوت مدارج سکو شہید کہینگے۔ تفصیل کو ہماری کتابون مین نگر منظور ہو دیکھ لیجے

**شمس الاخبار** یہ سچی متکلم صاف کہتا ہی کہ امام حسین کی شہادت پیغمبر اسلام کی امت کی نجات کا باعث ہی تو پھر بڑے حضرت کی فرضی رسالت و نبوت سے کیا حاصل اور اگر شفاعت کا امر محمد صاحب ہی پر مخصوص ہی تو شہادت امام کا کیا نتیجہ

**منشور محمدی** شفاعت ایک امر کلی ہی کہ جسکے تحت ضمنی و شخصی وغیرہ شفاعتین بہی داخل ہین۔ اسی لحاظ کر شہید لوگ بہی امت کے شفاعت گر ہین پس حضرت امام حسین علیہ السلام جو شہید مظلوم ہین امتیون کے شفیع ہوون تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوص شفاعت عامہ مین جو حضرت کی ذات شریف سے مخصوص ہی کیا خلل آیا اور افاضت رسالت و نبوت مین کونسا فتور پایا گیا۔ اقتضای معنی انسانی یہ ہی کہ ہر ایک امر مین تدبر و غامض نظری کرے۔ بادی النظر مین کچھہ کا کچھہ کہہ نہ بیٹھے کہ نتیجہ اسکا پشیمانی ہی ع چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی + بھلا ہم بموجب آپ ہی کے قرارداد کے ایک سوال جواب طلب کرتے ہین **سوال حواری** پاول صاحب نے جو قرنت۔ فلپی۔ غلتیہ۔ وغیرہ بستیون مین اپنی رسالت جتائی۔ باین وسالت جناب عیسیٰ صاحب کی آئین پھیلائی۔ اگر یہہ پہلا اونہی کی ذات سے منظور تہا تو پھر ان جناب کی اصلی نبوت سے کیا حاصل ہوا۔ اور اگر امر مشہر آئین مذکور عیسیٰ صاحب ہی پر مخصوص تہا تو رسالت پاول سے کیا ناتہ آیا۔ بینوا۔ القصہ اس امت مرحومہ